Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲-۷۷ | جمعرات ۱۷ رجب ۱۴۱۲ھ، ۲۳ صلح ۱۳۷۱ ہش، ۲۳ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۹

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں درخواست دعا

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ جس کے مطابق حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، کو پتہ کی جو تکلیف ہے اس کے بارے میں ٹیسٹ اور رپورٹیں لی جا رہی ہیں۔ گذشتہ سال حضرت بیگم صاحبہ کو دل کی تکلیف ہوئی تھی جس کے لئے امریکہ میں جولائی میں اینجیو پلاسٹی ANGIOPLASTY کی گئی تھی۔ ان سب باتوں کے پیش نظر احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے
ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خواب ہر ایک انسان کو عمر بھر میں کبھی مبشر اور کبھی وحشتناک ضرور آتے ہیں۔ مگر وہی قضا مبرم اور فیصلہ کُن نہیں ہوا کرتی۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ قضا کبھی ٹل بھی جایا کرتی ہے۔ خواب کے حالات خواہ مبشر ہوں یا منذر۔ دونوں صورتوں میں قضاءِ معلق کے رنگ میں ہوا کرتے ہیں۔ اُن کے نتائج کے بر لانے یا روکنے کے واسطے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کرے کہ اگر یہ امر میرے واسطے مفید اور تیری رضا کے بموجب ہے تو تُو اسے جیسا مجھے خواب میں مبشر دکھایا ہے ایسا ہی بشارت آمیز صورت میں پورا کر۔ ورنہ منذر ہے تو اس کی خوفناک صورت سے اپنے آپ کو حفاظت میں رکھنے کے لئے بھی استغفار اور توبہ کرتا رہے۔

اہلِ علم خوب جانتے ہیں کہ قضا ٹل جایا کرتی ہے۔ اس لئے انسان پوری تضرع۔ خشوع و خضوع اور حضورِ قلب سے اور سچی عاجزی۔ فروتنی اور دردِ دل سے اُس سے دُعا کرے۔ خواب میں دیکھے ہوئے حالات کے متعلق خواہ وہ کسی رنگ میں ہوں۔ دونوں صورتوں میں دُعا کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ۲۴۱)

محترم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب کو سپردِ خاک کر دیا گیا

محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر جن کا ۲۰ جنوری کو انتقال ہوا تھا انہیں ۲۱ جنوری کی شام مغرب کی نماز کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ عصر کی نماز کے بعد بیت المبارک کے شرقی احاطہ میں ادا کی گئی۔ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اہل ربوہ کی ایک کثیر تعداد نماز جنازہ میں شامل ہوئی۔ بعد ازاں بعض عزیزوں کے انتظار کی وجہ سے مغرب کی نماز تک تدفین کے لئے توقف کیا گیا اور نماز کے معاً بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل

باقی صـ۸ پر

نظام جماعت کی خلاف ورزیوں پر خاموشی ادب نہیں ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"امراء بعض دفعہ اس وجہ سے کہ ان کو بہت احترام دیا جاتا ہے، ان کے متعلق بار بار کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے اوپر (امام جماعت) کی طرف سے نگران مقرر ہیں۔ ان کی اطاعت ہی نہ کرو، ادب کرو، احترام کرو۔ پیار کا تعلق رکھو۔ اس وجہ سے بعض سادہ لوح لوگ سمجھتے ہیں کہ امیر اگر نظامِ جماعت کی حدود سے بھی گذر رہا ہو اور ان اختیارات کو بھی اپنے ہاتھ میں لے رہا ہو جو اس کو دیئے نہیں گئے تو اس بارہ میں خاموشی اس کا ادب ہے۔ خاموشی اختیار کرنا ہی اس کی اطاعت کی رُوح ہے، یہ بالکل غلط اور نہایت لغویات ہے۔

عقل سے اور تقویٰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں، کیونکہ تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ بالا ہستی کی اطاعت کی خاطر ماتحت ہستی کی اطاعت کی جاتی ہے۔ تقویٰ کا پہلا سبق قرآن کریم نے ہمیں اس رنگ میں دیا تھا کہ خدا کی اطاعت کی خاطر ساری مخلوق کو آدمؑ کے سامنے جھکنا ہوگا اور وہ شیطان جس نے کہا کہ مَیں بہتر ہوں اس نے اس بہت ہی بنیادی حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ اطاعت صرف خدا کی ہے اور خدا کی اطاعت کے نیچے جس کو امیر بنایا گیا، جس کو صاحبِ امر بنایا گیا۔ اس کی اطاعت عملاً خدا کی اطاعت ہے اور اس سے روگردانی سرکشی ہے۔

کرتا ہے۔ اس کی اطاعت سے باہر نکلتا ہے تو وہی جماعت اس کی اطاعت سے باہر نکل جائے گی۔ اس کی وفا امیر سے نہیں ہے۔ بلکہ امیر سے بالا افسر سے ہے۔ اس کی وفا (امام) سے نہیں ہے بلکہ (امام) سے بالا افسر (...) سے اور خدا سے ہے تو ان معنوں میں کسی جگہ بھی کوئی صاحبِ امر ڈکٹیٹر نہیں بن سکتا اور ہر ایک کی اطاعت خدا کی خاطر کی جاتی ہے۔ اسی لئے بیعت میں یہ الفاظ ہیں کہ مَیں معروف امر میں آپ کی اطاعت کروں گا (امام جماعت) سے یہ عہد نہیں ہے کہ مَیں ہر بات میں آپ کی اطاعت کروں گا جو بھی نیک کام آپ مجھے بتائیں گے انہی میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ جو معروف فیصلہ ہو گا اس میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ پس نیک کام اور معروف فیصلے سے مراد یہ ہے کہ (دینی احکام) کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے

پس بالا افسر کی اطاعت ہر جگہ ہر فیصلے کے وقت فیصلہ کن امر ہے، اسی سے روشنی حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر امیر کسی موقع پر اپنے بالا افسر سے باغیانہ رویہ اختیار کرے جتنے احکامات ہیں ان میں مَیں تابع فرمان رہوں گا اور ان سے باہر کی اطاعت کا سوال ہی نہیں۔ وہ اطاعت شیطانی بن جائے گی۔ اسی لئے امارت کے ساتھ بھی آپ کا تعلق اسی مضمون کے تابع ہے۔ اگر کہیں کوئی امیر اپنے مالی اختیارات کو نظر انداز کرتے ہوئے ان سے تجاوز کرتا ہے تو مجلس عاملہ کا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کے متعلق (امام جماعت) کو یا دوسرے بالا نظام کو جو بھی اُوپر مقرر ہے اس کو مطلع کرے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ ستمبر ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳ صلح ۱۳۷۱ہش ۲۳ جنوری ۱۹۹۲ء

رُوحانی لذّتوں کا دوام

اب جبکہ ہر احمدی مجلس میں قادیان میں منعقدہ سوویں جلسہ سالانہ کی باتیں ہو رہی ہیں۔ جو دوست اس جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر کے واپس تشریف لائے ہیں وہ بھی محبت اور عقیدت کے ساتھ اس جلسہ کی باتیں کرتے ہیں اور یہ باتیں کر کے خوش ہوتے ہیں اور جو دوست اس جلسہ میں شرکت سے محروم رہے ہیں وہ ان سے بھی زیادہ محبت اور عقیدت کے ساتھ سراپا گوش بنے ہوئے ہیں، وہ باتیں سُنتے ہیں اور سُنتے ہی رہنا چاہتے ہیں۔ ایک ایک بات ان کے لئے دلچسپی کا باعث ہے۔ کچھ جلسہ کی اجتماعی باتیں۔ کچھ حضور انور کی شب و روز کی مصروفیات۔ یہ ساری باتیں لذیذ ہیں اور سُنتے ہوئے — یا کہتے ہوئے لذیذ سے لذیذ تر ہو جاتی ہیں۔

اس کیفیت کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسہ میں لوگ دُور دُور سے آکر شریک ہوئے۔ وہ جذباتی لحاظ سے بہت دولتیں سمیٹ کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ان کا تصوّر وہ لوگ نہیں کر سکتے جو شامل نہیں ہو سکے۔ لیکن مَیں ان لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ یہ جذباتی لذتیں عارضی ہیں اور چند سینوں سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ یہ دولتیں اور لذتیں اسی رنگ میں دائمی ہونگی کہ ان کا فیض آئندہ صدی تک جاری رہے اور قربانیوں کے پھل آئندہ سَو سال بعد بھی نظر آئیں۔ نیز حضور نے فرمایا مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ میرا یہ پیغام سمجھ گئے ہونگے۔

آخری فقرہ میں جو کچھ حضور نے فرمایا ہے اس میں دو باتیں قابل غور ہیں ایک تو یہ کہ یہ ایک پیغام ہے اس کے ساتھ وہی کچھ کرنا چاہیئے جو پیغام کے ساتھ کرنا لازم ہوتا ہے یعنی جنہوں نے سُنا ہے وہ دوسروں تک پہنچائیں اور اس طرح پہنچاتے چلے جائیں حتیٰ کہ جماعت کے ایک ایک فرد تک یہ پیغام پہنچ جائے۔ یہی پیغام کا حق ہے اور یہی کچھ ہمیں کرنا چاہیئے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ سمجھ گئے ہونگے۔ پیغام اسی وقت حقیقی پیغام بنتا ہے جب اسے سمجھ بھی لیا جائے۔ اگر کوئی پیغام مل تو جائے لیکن اسے سمجھا نہ جائے تو اس پر عمل کس طرح ہوگا۔ اور عمل نہیں ہو سکے گا تو پیغام کے ملنے کا فائدہ کیا۔ پس یہ ضروری ہے کہ پیغام مل بھی جائے اور پیغام سمجھا بھی جائے۔

ہمیں قربانیوں کو آئندہ صدی تک جاری رکھنا ہے — یہ ہے پیغام۔

ظُلم کی رِیت یہی ہے بھائی
ظُلم کے آگے ہے اِک کھائی
اس میں ظالم گر جاتا ہے
دیتا ہے مظلوم دُہائی

الوالاقبال

تیرے سوا تو میرا کوئی راہبر نہ تھا
یہ اَور بات ہے کہ ترا ہم سفر نہ تھا

سب بے قرار تھے ترے دیدار کے لئے
وہ کون سا حسین تھا جو بام پر نہ تھا

تُو نے کہا تو آنسوؤں کو بولنا پڑا
ورنہ کوئی صدا نہ تھی جس میں بھنور نہ تھا

صبحِ ازل تھی لمس کی لذّت پہ خندہ زن
جنّت میں دُور دُور تک کوئی شجر نہ تھا

افتاد آپڑی تھی کچھ ایسی مریض پر
لَب پہ دُعا تھی اور دُعا میں اثر نہ تھا

منزل کے بعد منزلیں آتی چلی گئیں
یہ امتحاں کا دَور بہت مختصر نہ تھا

لیٹے ہوئے تھے راستے خالی زمین پر
سوکھے سمندروں سے کسی کو مفر نہ تھا

ہم نے لحد میں چین سے بستر بچھا لئے
مٹی میں کوئی معرکۂ خیر و شر نہ تھا

اس مطلق العنان کا نعرہ بھی تھا غلط
جمہور کا یہ فیصلہ بھی معتبر نہ تھا

اُس کو پتہ تھا سارے سیاہ و سفید کا
بے دَرد تو ضرور تھا وہ۔ بے خبر نہ تھا

تُو بھی تو آرہا تھا نظر اس کی اوٹ سے
مضطرؔ کا انحصار فقط چاند پر نہ تھا

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ـــــ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

کمیونزم

دین کے لئے زندگی وقف کرنے میں کمیونسٹ نظام کی روکیں۔

اس سوال کا دوسرا پہلو لو۔ ہر (اہلِ ایمان) یہ کہتا ہے کہ میں روپیہ نہیں مانگتا لیکن میں (دین) کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ میں سارے روس میں پھروں گا اور اپنے خیالات ان لوگوں پر ظاہر کروں گا میں گاؤں بہ گاؤں اور قصبہ بہ قصبہ اور شہر بہ شہر جاؤں گا اور لوگوں کو (دین) میں داخل کرنے کی کوشش کروں گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا کمیونسٹ گورنمنٹ ایک (اہلِ ایمان) کو اپنی زندگی وقف کرتے اور (دین) کی اشاعت کے لئے اپنے ملک میں پھرنے کی اجازت دے گی یا جبراً اسے اس کام سے روکے گی اور اسے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں محبوس کر دے گی۔ یقیناً اس کا ایک ہی جواب ہے کہ کمیونسٹ گورنمنٹ اسے جبراً اس کام سے روکے گی اسے دین اور مذہب کا کام نہیں کرنے دے گی اسے قید خانے میں بند کر دے گی اور اسے کہے گی کہ یا تو کوئی اور کام کرو ورنہ یاد رکھو کہ اس قسم کے کام کے ساتھ تمہیں روٹی اور کپڑا نہیں مل سکتا گویا خدا کے لئے میرا اپنی زندگی کو وقف کر دینا میرا قرآن کی تعلیم کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا میرا احادیث کی تعلیم کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا جس کے بغیر میرے عقیدہ کی رُو سے میری اُخروی زندگی سدھر ہی نہیں سکتی۔ کمیونزم کے نزدیک نکما پن ہے۔ یہ بیکاری اور وقت کا ضیاع ہے کمیونسٹ حکومت (دین) کی اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے والے کو کہے گی کہ اگر تم نے مذہب کی اشاعت کا کام کیا تو یاد رکھو یا تو تمہیں قید کر دیا جائے گا اور یا تمہاری روٹی اور کپڑا بند کر دیا جائے گا۔ حالانکہ قرآن کریم اس قسم کے افراد کی جماعت کو قومی لحاظ سے نہایت ضروری قرار دیتا ہے اور مذہب کو ماننے والے اس امر کے قائل ہیں کہ ایک حصّہ ان کے افراد کا پوری طرح مذہبی نظام کے قیام کے لئے فارغ ہونا چاہیئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میں سے ایک جماعت پورے طور پر مذہبی نگرانی کے لئے دنیوی کاموں سے فارغ ہونی چاہیئے۔ اور اس جماعت کے افراد کا یہ کام ہونا چاہیئے کہ نیک باتوں کی طرف لوگوں کو بلائیں۔ عمدہ باتوں کی تعلیم دیں۔ اور بُرے اخلاق سے لوگوں کو روکیں۔

پس (دینی) تعلیم کے ماتحت ایک حصّہ کُلی طور پر اس کام کے لئے وقف ہونا چاہیئے۔ یہ صحیح بات ہے کہ (دین) زندگی وقف کرنے والے کو کوئی خاص حقوق نہیں نہیں دیتا۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ایک خاص کام ان کے سپرد کرتا ہے (دین) پاپائیت کا قائل نہیں مگر وہ مذہبی نظام کا ضرور قائل ہے۔ عیسائیت جن لوگوں کے سپرد تبلیغ کا کام کرتی ہے ان کو دوسروں سے بعض زائد حقوق بھی دے دیتی ہے۔ مگر (دین) کہتا ہے کہ ان لوگوں کو کوئی زائد حق نہیں دیں گے۔ جو دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں گے لیکن یہ ضرور ہے کہ زندگی وقف کرنے والے کے سپرد خاص طور پر یہ کام ہوگا کہ وہ (دین) کو پھیلائے اور دعوت الی اللہ کے نقطۂ نگاہ سے ہر وقت (دین) کی خدمت کو اپنی زندگی اور سب سے بڑا مقصد سمجھے۔ اس قسم کے لوگوں کو نفی کرکے نظام دین کبھی باقی نہیں رہ سکتا۔ آخر ایک تفصیلی آئین بغیر اس کے ماہروں اور بغیر اس کے مربیوں کے کس طرح چل سکتا ہے۔ (دین) وہ مذہب ہے جو دُنیا کے تمام مذاہب میں سب سے زیادہ مکمّل ہے اور وہ ایک وسیع اور کامل آئین اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ بازار کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے۔ وہ اقتصادیات کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے وہ سیاسیات کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے۔ وہ آقا اور ملازمین کے حقوق کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے وہ معلّم اور متعلم کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے وہ میاں اور بیوی کے حقوق کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے۔ وہ تجارت اور لین دین کے معاملات کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے وہ ورثہ کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے۔ وہ بین الاقوامی جھگڑوں کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے۔ وہ قضاء کے متعلق بھی تعلیم دیتا ہے۔ غرض ہزاروں قسم کی تعلیمیں اور ہزاروں قسم کے قانون ہیں جو (دین) میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک ایک عمل مکمل تعلیم اور کامل معلموں کو چاہتا ہے جو رات دن اسی کام میں لگے رہیں۔ جب تک اس تفصیلی آئین کو سکھانے والے لوگ (دین) میں موجود نہیں ہوں گے لوگ سیکھیں گے کیا۔ اور کس سے؟ اور (دین) پر (اہلِ ایمان) عمل کس طرح کریں گے اور (دین) دُنیا میں پھیلے گا کس طرح۔

ہمارے تاجر اور صنّاع

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا۔

۱۔ ہماری جماعت کے تاجر اور صناع آپس میں تعاون کریں اور ایک کمیٹی ایسی بنائیں جس کی غرض یہ ہو کہ وہ اپنے کارخانے اور تجارتیں اس طرح کریں گے کہ دین کی مدد ہو۔ میرے نزدیک اب وقت آگیا ہے کہ ہمارے تاجر اور صناع ایک کمیٹی بنائیں جو صرف تاجروں اور صناعوں پر مشتمل ہو اور اس کمیٹی کے قیام کی اصل غرض یہ ہو کہ وہ اپنے کارخانے اور تجارتیں اس رنگ میں چلائیں گے کہ دین کو تقویت حاصل ہو اور سلسلہ کی عظمت میں اضافہ ہو۔

۲۔ دوسرے اس کمیٹی کی تشکیل کے بعد انہیں اس بات کا فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ آئندہ اس طرح کام کریں گے کہ دوسرے دوستوں کے لئے بھی کام مہیا ہو سکے۔ اور ہر جگہ احمدیوں کی تجارت مضبوط ہو۔

۳۔ تیسرے وہ ایسی صنعتوں اور تجارتوں کی طرف توجہ کریں جو دین کی ترقی کے لئے مددگار ہوں۔

۴۔ چوتھے وہ اپنے کاموں کا انتظام اس طرح کریں کہ مزدور کو اس کا جائز حق ملے اور وقت پر ملے۔

۵۔ پانچویں مزدور بھی اپنی انجمنیں بنائیں جس طرح تاجر اور صناع اپنی انجمنیں بنائیں مگر جہاں کارخانہ داروں اور تاجروں کی انجمن کی یہ غرض ہے کہ وہ مزدوروں کو ان کا جائز حق دلائیں وہاں مزدوروں کی انجمن کی یہ غرض ہے کہ وہ مزدوروں میں محنت اور دیانت کا مادہ پیدا کریں ہم یوروپ کا طریق اپنے ہاں جاری کرنا نہیں چاہتے۔

۶۔ چھٹے مزدوروں اور کارخانہ داروں کی ایک مشترکہ انجمن ہو کہ وہ آپس میں مل کر ایک دوسرے کے حقوق پر غور کریں۔ لیکن جہاں وہ آپس میں تصفیہ نہ کر سکیں وہاں سلسلے سے اس بات کو طے کرا دیں۔ اور قضاء کے ذریعے سے باہمی اختلافات دور کروائیں (دینی) قانون یہی ہے کہ جب مزدور اور مالک میں کوئی جھگڑا ہو تو وہ قضاء سے فیصلہ کرائے۔

اگر آپ تجارت کرتے ہیں تو اپنی دیانت داری کا سکہ بٹھائیے۔

تحریک جدید

حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا۔

”میں نے جو سادگی کی ہدایت کی ہے کہ کھانا سادہ اور لباس سادہ ہو اس کا اثر باہر کے احمدی تاجروں پر تو شاید اتنا نہ پڑے مگر قادیان (اب ربوہ۔ ناقل) کے تاجروں پر اس کا زیادہ اثر پڑے گا۔ ایک طرف تو ہم ان سے چندوں کی اپیلیں کرتے ہیں اور دوسری طرف ان کے گاہکوں کو کھانے اور لباس میں کمی کرنے کی تعلیم دے کر ان کی بکری کو کم کرتے ہیں۔ اس سے انہیں یقیناً نقصان ہوگا۔ قادیان کے احمدی دکانداروں کی بکری ۹۰ فیصدی احمدیوں سے ہوتی ہے اس لئے وہ ضرور توجہ کے مستحق ہیں اس لئے انہیں نقصان سے بچانے کے لئے میں نے دو تجاویز کی ہیں

(۱) میں حکم تو نہیں دیتا مگر تحریک کرتا ہوں کہ جماعت کے ایسے دوست جن کو اللہ تعالیٰ نے ملی مفاد کے سمجھنے کی توفیق دی ہے۔ وہ سب چیزیں یہاں ہی سے خریدا کریں۔ اگر اس سے انہیں کوئی نقصان ہوگا یہ نقصان بھی فائدے کا موجب ہوگا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے یہاں کے دوکانداروں سے ہی چیزیں خریدا کریں۔ اس سلسلے میں یہاں کے دکانداروں سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے وہ چیزوں کی قیمت کم رکھا کریں۔ تھوڑی بکری پر زیادہ منافع کا اصول نہ رکھیں بلکہ زیادہ بکری پر تھوڑا منافع کا اصول رکھیں۔ دونوں طرح ان کے گھر میں اتنا ہی آجائے گا۔ پس وہ نفع کم لگائیں۔

(۲) جو دوست باہر سے یہاں آتے ہیں وہ بھی ایسی چیزیں جو یہاں سے خرید کر لے جا سکیں جیسے کپڑے وغیرہ یہاں سے تیار کرا لیا کریں۔ میری اس اقتصادی تعلیم سے انہیں جو رقم بچے گی۔ قادیان سے اشیاء خریدنے میں اگر اس میں سے کچھ حصہ خرچ ہو جاتے تو بھی وہ نفع میں رہیں گے۔ میں نے اپنی ذات میں تو اس پر عمل بھی کرنا شروع کر دیا ہے۔

(حضور نے یہ ارشاد قادیان میں ۱۹۳۴ء میں فرمایا تھا)

ایک وقت میں ایک سالن کھا کر دیکھئے ایسا مزہ آئے گا کہ آہستہ آہستہ آپ دو سالن یا اس سے زیادہ سالن کھانے کا خیال ہی ترک کر دیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

بطروس غالی اور جان میجر

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی عنقریب برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر سے گفت و شنید کرنے والے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر جان میجر بطروس غالی سے مطالبہ کریں گے کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے لیبیا کے ان دو اشخاص کو برطانیہ کے حوالے کروائیں جن پر امریکہ کا پان ایم جیٹ لاکربی میں تباہ کرنے کا الزام ہے۔

اس کے علاوہ بطروس غالی سے ڈگلس ہرڈ جو کہ انگلستان کے وزیر خارجہ ہیں۔ وہ بھی ملیں گے اور متعدد امور کے متعلق گفت و شنید کا امکان ہے۔ اقوام متحدہ، مشرق وسطیٰ اور سوویت یونین کے ٹوٹ جانے کے بعد کی کیفیت، ایسی باتیں ہیں جو ضرور زیر بحث آئیں گی۔ لیکن جان میجر زیادہ تر اسی بات کے گرد چکر لگائیں گے۔ کہ لیبیا کے ان دو افسروں کو ان کے حوالے کیا جائے جنہوں نے بم رکھ کر پان ایم جیٹ لاکر بی کے مقام پر تباہ کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے ایک یادداشت کے ذریعے اس بات کی اپیل کی ہے کہ وہ دیگر اراکین سے گفت و شنید کر کے انہیں اس بات پر آمادہ کریں کہ لیبیا اپنے دو باشندوں کو حوالے کر دے۔ برطانیہ کے سفارت کاروں کا خیال ہے کہ اگر لیبیا ایسا نہیں کرتا تو وہ سیکورٹی کونسل سے اپیل کریں گے کہ وہ لیبیا کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگانے پر غور کرے۔

کہا جاتا ہے کہ جان میجر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے اس بات کا بھی مطالبہ کریں گے کہ وہ اس ماہ کے آخر تک اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی چوٹی کانفرنس بلائی جائے۔ ان کے خیال میں سیکرٹری جنرل کی تبدیلی سے ایک نئے آغاز کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ اور دنیا بھر میں امن کے قیام کے لئے کوششوں کو زیادہ تقویت ملی ہے۔

انقلابیوں پر مقدمہ

گورباچوف کے آخری دنوں میں ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے جو ناکام انقلاب آیا تھا۔ اب اس سلسلہ میں یہ پیش رفت ہوئی ہے کہ تیرہ افراد کو ناکام انقلاب کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف الزامات عائد کر دئے گئے ہیں۔ ان میں سابق سوویت یونین کے وزیر اعظم، کے جی بی کے چیف اور وزیر دفاع شامل ہیں۔ ان تینوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ صدر گورباچوف کی حکومت کا تختہ الٹ کر اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیں لیکن انقلاب کامیاب نہ رہا۔ حالات بدلتے چلے گئے اور سوویت یونین کی گیارہ ریاستوں نے سوویت یونین کو ختم کرتے ہوئے ایک نئی دولت مشترکہ کی تشکیل دے لی۔ اس دولت مشترکہ میں سب سے بڑی ریاست رُوس کی ہے جس کے صدر بورس یلسن ہیں۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اگرچہ یہ چھوٹی ریاستیں احتجاج تو کریں گی لیکن روس ان پر چھا جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور روس کا صدر ہی دراصل ان ساری ریاستوں کا عملی طور پر صدر ہوگا۔ اگرچہ گذشتہ ایام میں بورس یلسن کے خلاف بھی مظاہرے ہوئے ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی غلط اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے قیمتیں انتہائی طور پر چڑھ گئی ہیں اور عام آدمی کی زندگی مشکل سے مشکل تر ہو گئی ہے۔

جہاں تک تیرہ افراد کے الزامات کا سوال ہے وہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق اپنے الزامات سے پوری طرح سے آگاہ نہیں ہیں اور ان کے وکلاء کو تو ابھی ان الزامات کی نقل دی ہی نہیں گئی۔ ان تیرہ افراد میں سے چھ افراد ایسے ہیں جنہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ تختہ الٹ دیا گیا ہے اور بیمار میخائیل گورباچوف کو اقتدار سے ہٹا کر انہوں نے اقتدار پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان چھ افراد نے الزام لگایا ہے کہ ان کے خلاف جو کارروائی کی جا رہی ہے وہ منصفانہ نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو ملزم ثابت کیا جا سکے۔ ان الزامات میں غداری کا الزام شامل نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ سوویت یونین جس کے خلاف انہوں نے اقدام اٹھائے تھے۔ اس کا وجود اب موجود نہیں ہے۔

برطانیہ پولیس کا معیار

پولیس کی زیادتیوں کی وجہ سے اور انصاف کے ملنے میں یا نہ ملنے میں جو غلطیاں سرزد ہوتی ہیں ان کے پیش نظر برطانیہ نے اس بات کا مطالعہ شروع کر دیا ہے کہ عدالتی نظام کو کس طرح تبدیل کیا جائے کہ اس کی غلطیاں اور کوتاہیاں دور ہو سکیں۔ ایک رائل کمیشن برائے کریمنل جسٹس تشکیل دیا گیا ہے۔ اور یہ فوری طور پر اس لئے تشکیل دیا جانا پڑا کہ چھ آئر لینڈ کے باشندوں کو اکیس افراد کے مارے جانے کے سلسلے میں جو سزا دی گئی تھی وہ اپیل کے ذریعے منسوخ کر دی گئی۔ یہ واقعہ (اکیس افراد کے قتل کا) ۱۹۷۴ء میں وقوع پذیر ہوا تھا۔ ان چھ افراد کو عام طور پر برمنگھم کے چھ افراد کہا جاتا ہے اور ان کو سائنسی شواہد کی بنا پر حراست میں لیا گیا تھا۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ سائنسی شواہد درست نہیں تھے۔ اور پولیس کی گواہی بھی دیانت داری کے معیار پر پوری نہیں اترتی تھی۔ ۱۹۹۱ء میں بیس افراد کو جیل سے رہا کیا گیا تھا جن میں یہ چھ افراد بھی شامل تھے۔ تین افراد کو موت کی سزا دی جا چکی تھی اور الزام یہ تھا کہ انہوں نے ۱۹۸۶ء میں لندن کے ایک پولیس مین کو قتل کیا ہے۔ لیکن بعد میں یہ پتہ چلا کہ گواہوں نے غلط قسمیں کھا کر جھوٹی گواہیاں دی تھیں اس لئے اب انہیں رہا کر دیا گیا۔

اس کمیشن نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سارے معاملے کو پوری طرح کھنگالا جائے گا۔ اور جج اور مجرم سب کی گواہیاں لی جائیں گی۔ یہ کمیشن ۱۹۹۳ء میں اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ قانون میں تبدیلیاں کروانے کے خواہش مند چاہتے ہیں کہ اس کمیشن کے ذریعے ایسی تجاویز سامنے لائی جائیں جن پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کو غلط طور پر حراست میں نہ لیا جائے اور ان پر غلط فیصلے نہ ٹھونسے جائیں۔

سربمہر دوائیں

ہسپتالوں سے ادویات کی چوری کو روکنے کے لیئے پنجاب کی حکومت نے اپنے ہسپتالوں کو سربمہر دواؤں کے پیکٹ مہیا کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ بات پنجاب کے وزیر صحت نے اس وقت بتائی جب کہ وہ ایک اعلیٰ پیمانے کی میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے۔

وزیر موصوف نے بتایا کہ حکومت نے مختلف فرموں کے ساتھ ۱۲۵ دواؤں کے معاہدے کیئے ہیں۔ اور اتنے ہی مزید معاہدے کیئے جانے کا امکان ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہسپتالوں کو معیاری دوائیں فراہم کی جائیں۔ اور پھر ان معیاری دواؤں میں چوری کے عنصر کو ختم کیا جائے۔ حکومت یہ دوائیں بلا واسطہ دوا ساز اداروں سے خریدے گی۔ جو دوائیں باہر سے درآمد کی جائیں گی۔ ان کے متعلق خاص طور پر یہ سرٹیفکیٹ حاصل کیا جائے گا۔ کہ وہ ان ممالک میں جہاں وہ تیار کی جاتی ہیں۔ واقعی استعمال بھی کی جا رہی ہیں۔ کیونکہ یہ بات مناسب نہیں کہ کوئی ملک ایسی دوا تیار کر کے پاکستان کو برآمد کرے۔ جو وہ اپنے ملک کے باشندوں کے لیئے مناسب نہ سمجھے یا وہاں فروخت نہ ہوتی ہو۔

وزیر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ ایسے ادارے جن کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان سے اپیل کی جا رہی ہے کہ وہ ایمبولنس سروس آسان اُجرت پر مہیا کریں۔ چنانچہ ایدھی ویلفیئر ٹرسٹ اور میڈیکل کال نے میو ہسپتال کو یہ خدمات مہیا کرنی شروع کر دی ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر اداروں سے بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اس طرح حکومت کے ہسپتالوں کے ذریعے ملک کے مریضوں کی امداد کریں۔ اس میٹنگ میں جس کی وزیر موصوف صدارت کر رہے تھے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ وزارت صحت کا تمام ریکارڈ کمپیوٹر پر آجانا چاہیئے۔

رُوس کی ریاستوں میں اُردو

روزنامہ نوائے وقت کے نمائندہ نے روس کی مسلمان ریاستوں قازقستان، ازبکستان، تاجکستان اور وہاں کے ممتاز شہروں آلماتا، بخارا، تاشقند، سمرقند کا دورہ کرنے کے بعد بتایا ہے کہ

"یہاں پر خواندگی کا معیار سو فی صد کے قریب ہے اور پاکستان کے بارے میں جذبے اور شوق کے ساتھ لوگ مختلف قسم کے سوالات پوچھتے ہیں۔ سابق سوویت یونین کے جس شہر میں بھی آپ چلے جائیں وہاں پر ہر لائبریری میں اور مقامی زبان کے اندر بھارت کی تاریخ، سماجی و تہذیبی حالات اور گاندھی نہرو اور اندرا گاندھی کے بارے میں کوئی نہ کوئی کتاب یا کتابچہ نظر آئے گا۔ لیکن پاکستان کے بارے میں کسی بھی زبان میں کوئی مطبوعہ چیز ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ ماضی قریب تک بھارت اور سوویت یونین کے مابین جس طرح کے قریبی تعلقات رہے ہیں اور اسی طرح پاکستان کے ساتھ سوویت کمیونسٹ حکمرانوں کا جو معاندانہ رویہ رہا ہے اس کے پس منظر میں یہ صورت حال کچھ زیادہ باعث تعجب نہیں۔ لیکن نئے حالات میں جبکہ کمیونسٹ اقتدار خاک میں مل چکا ہے۔ مسلم علاقے آزاد ہو گئے ہیں۔ پاکستان اور وسطی ایشیا کے مسلم عوام کے اندر ایک دوسرے کے قریب آنے کی بے پناہ خواہش پائی جاتی ہے۔ ضروری ہے کہ فوری طور پر پاکستان کے بارے میں بنیادی

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ازالۃ القید

مصنفہ: سیّدہ حفیظۃ الرحمان

مکرمہ سیّدہ حفیظۃ الرحمان صاحبہ متعدد مفید کتابوں کی مصنّفہ ہیں۔ آپ عام طور پر ایسے موضوعات پر لکھتی ہیں جن کا تعلق خواتین سے ہے۔ اور ایسا ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ خواتین کو ایک خاتون سے زیادہ کون سمجھے گا۔ زیر نظر کتاب کا اصل عنوان تو "محبوبات" ہے اور اس محبوبات کے اس حصہ دوئم کا نام انہوں نے ازالۃ القید رکھا ہے۔ انتساب میں آپ نے کہا ہے:۔ اس سوز بھری داستان کو ان تمام بیویوں کے نام منسوب کرتی ہوں جنہیں ان دکھ کی راہوں پر چلنا پڑا۔ پاؤں میں چبھے کانٹوں کو جلتے ہوئے بھی کوئی نہ نکال سکا۔ یہاں تک کہ دروازہ پر ہر دستک ان کے لئے بے معنی ہو گئی۔ اپنے قارئین سے میں درخواست گذار ہوں کہ ان کے لئے دعاگو ہوں کہ خدا اور اس کے رسول پاکؐ کی قربت ان بیویوں کا مقدر ہو جائے۔ اور دین و دنیا کی خوشیاں ان کا دامن تھام لیں۔ عرض حال میں آپ لکھتی ہیں:۔

میں آپ ایک ایسی جگہ پر کھڑی ہوں کہ جہاں حرف بھی اپنی قیمت کھو بیٹھتا ہے۔ حالانکہ حرف تو ہمارا اثاثہ ہے۔ ہماری پہچان ہے مگر آج حروف سے جوڑ جوڑ کر بنے ہوئے الفاظ بھی معنی نہیں دے رہے۔ دونوں تینوں کو جوڑتی ہوں۔ لفظ بناتی ہوں مگر ہر لفظ بے معنی ہوتا ہے۔ کیوں ہر جملہ اپنی قیمت کھو بیٹھا ہے۔ اے خدا تو مجھے سمجھ دے۔ ہوش دے اور حوصلہ دے۔ بدحواسی سے بچا۔ میرے لفظوں میں معنی پیدا کر اور تاثیر دے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

شائد آج میں تھک گئی یا ماحول سے اتنی دل شکستہ ہو گئی ہوں کہ قلم بھی ساتھ چھوڑنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ مگر اے قلم تجھے تو یاد ہے کہ تو مجھے روز اوّل سے ہی ملا تھا۔ اس لئے تیرا میرا تو ابدی رشتہ ہے۔ تو مجھے مت چھوڑ اور میری اعانت کے لئے قدم آگے سے آگے بڑھا۔ اتنا آگے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سائے کو کھینچ کر لیا کرتے کرتے کئی اور صدیاں آگے میری نسلوں پر ممتد کر دے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)۔

یہاں تک کہ جب میں اپنے صحن گلشن میں مڑ کر دیکھوں تو ہر درخت احمدیت کے شیریں ثمرات سے لدا ہوا اور جھکا ہوا نظر آئے۔ میں وقت رخصت (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) پڑھوں اور اللہ سب سے بڑا ہے کا نعرہ بلند کرتی ہوئی ــــ

ہاں یہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ناامیدی اور مایوسی کے بادل مجھ پر سایہ فگن نہیں ہیں اور میں پر امید ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے پیاروں کے خون سے سینچے ہوئے ثمر کی ہر شاخ گل اور پتے کو وجہ تخلیق کائنات کے نقش پر چلنے کی توفیق عطا کرے گا (اللہ نے چاہا تو)

دعاؤں کے ساتھ میں معذرت خواہ ہوں کہ کچھ کوتاہیوں کی نشاندہی ہوئی ہے کیوں۔ اس لئے کہ کوڑے بے شک میں نے نہیں کھائے مگر میری کمر کے زخم اتنے گہرے اور گھناؤنے ہیں کہ میں ہر دم ہر ایک کے دکھ سے زخمی ہو جاتی ہوں۔ اور ہر دکھ کو اپنی جان پر محسوس کرتی ہوں۔ اور ہر آہ کو اپنے کان دیتی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں سب سے زیادہ خشک اور ناخوشگوار مضمون آپ کے پاس لے کر آجاتی ہوں۔

ازالۃ القید ایک ابال ہے جو قلم کے ذریعے۔ جوان نسل کو سننا پڑا مجھے افسوس ہے آئندہ کوشش کرونگی کہ ہر حرف اپنا رشتہ جوڑتے وقت محبت کے بول پر ختم ہو۔

قارئین آپ بھی یہی دعا کریں خدا تعالیٰ جہاں مجھے محبت کے حروف دے آپ کو بھی یعنی میرے بچوں کو وقت سے پہلے سوچنے کی توفیق عطا کرے۔

کتاب کا موضوع ہے حق طلاق۔ آپ لکھتی ہیں:۔ میری ناچیز سوچ میں پہلے پہل حق طلاق بہت آزار لئے ہوئے تھا لیکن جب میں نے یہ مصدّقہ خبر پڑھی کہ لاہور میں چھ سو عورتیں مختصر وقت میں چولھے سے جل کر ختم ہو گئیں۔ ان میں سے بڑی تعداد ان بیویوں کی ہے جن کے شوہر ان سے نجات پانا چاہتے تھے۔ لیکن انہوں نے شرعی حق استعمال نہیں کیا۔ اور ایک جرائم پسند قدم اٹھا کر بیوی کو جلا دیا۔ اور چولھے کو مورد الزام ٹھہرا دیا۔ اور اس طرح بیوی سے نجات پالی۔ تو مجھے ان حقائق کی بناء پر حق طلاق یعنی دین حق کی عطا کردہ عظیم اجازت پر اطمینان ہوا۔ یہی نا کہ کم از کم جب مرد بیوی سے نجات پانا ہی چاہے گا۔ تو ایندھن بنائے بغیر دو بول طلاق کے بول کر اسے اپنی زندگی سے نکال سکے گا۔ اس کی زندگی تو نہیں چھینے گا۔ کیونکہ عورت کی زندگی کی قیمت طلاق کے استعمال سے ہزار درجے بڑھ کر ہے رہنے نا۔

میں نے اس سعی میں یہ بتانا چاہا ہے کہ آج کا شوہر بغیر وزنی وجوہات کے وزنی قدم اٹھا لیتا ہے۔ کیوں۔ مثلاً بیوی کے سانولے رنگ پر سیاہی اس کا مقدر کر دیتا ہے۔ اور مثلاً بیوی کے چھوٹے قد پر قد آور دیوار کھڑی کر دیتا ہے۔ اور آخر کار اس دیوار میں اس کو چنوا کر معاشرے کے سپرد کر دیتا ہے۔ کیسے۔

اور اگر ایسا ہی کرنا ہے تو کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے۔ کونسا اور معروف طریق کار کیا ہے۔ اور کن راستوں پر چل کر وہ منزل تک پہنچے کہ سر اور تاج دونوں سلامت رہیں۔ میں نے اس کے لئے آخری باب میں تمام نکات جمع کر دیئے ہیں۔ تاکہ میرے لوگوں کو مختصر وقت میں چھوٹی سی بات میں بڑی سی آگاہی حاصل ہو جائے۔

کتاب مستند حوالوں سے معمور ہے اور مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر پڑھنے کے لائق۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک نہایت مستند تحریر ہے جس میں ہر بات کے لئے کوئی نہ کوئی مستند حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کی قیمت تو درج نہیں البتہ اسے میر مبارک احمد تالپور ۸۔۵/۳۶۹ گلشن اقبال کراچی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ن۔ س)

یاد رفتگان ــــ شفاعت محمود چوہدری

چوہدری محمد نذیر صاحب

آج تقریباً دو سال آٹھ ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ اپنے شفیق و بزرگ چچا جان کی یاد ستاتی ہے۔ وہ بھی بڑی شدّت سے۔ پیارے چچا جان جن کا اسم گرامی چوہدری محمد نذیر ہے۔ آپ چوہدری غلام رسول صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے آخری چشم و چراغ تھے۔ آپ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ نہائت ہی مخلص و شیدائی احمدی تھے۔ ابتدائی تعلیم میٹرک تک پسرور ضلع سیالکوٹ سے حاصل کی۔ بی۔ اے تک تعلیم اسلامیہ کالج لاہور سے حاصل کی۔

آپ نے کراچی سے ملازمت کا آغاز کیا۔ بعد میں نئی دہلی تبادلہ ہو گیا۔ تقسیم ہند پر دوبارہ کراچی آگئے۔ ۱۹۶۰ء میں لاہور آگئے اور بقیہ زندگی لاہور بسر کی۔

۱۹۸۹ء میں آپ کی اہلیہ محترمہ بیمار ہو گئیں۔ اور آپ کے بیٹے مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد چودھری جو اس وقت ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر جہلم تعینات تھے۔ آکر اپنی والدہ کو بغرض علاج جہلم لے گئے۔ ہفتہ عشرہ کے بعد آپ اپنے بڑے بیٹے مکرم رشید احمد صاحب چیف انجینئر انڈس گیس کے ہمراہ جہلم اپنی اہلیہ صاحبہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں ہی دو تین دن معمولی طبیعت خراب ہوئی اور ماہ رمضان المبارک بروز جمعرات مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۸۹ء کو صبح پانچ بجے اس دنیائے فانی سے منہ موڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۸۱ سال تھی۔ جنازہ بذریعہ ایمبولنس لاہور لایا گیا اور نماز عصر کے بعد تدفین ہوئی۔

آپ پرہیزگار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ نمازیں وقت پر ادا کرتے۔ بچوں کو دنیا داری کے لئے باہر بھیجنے کے حق میں نہیں تھے۔ لیکن جب حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ نے افریقہ میں وقف ڈاکٹروں کی تحریک کی تو آپ نے اپنے بیٹے مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد چودھری کو جانے کی اجازت دے دی۔

آپ غرباء اور مسکین کے ہمدرد و غمخوار تھے۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ گھٹیالیاں میں بیت الذکر کی حالت بہت خستہ تھی۔ اور میرے ابا جان کی بہت خواہش تھی کہ یہ بیت الذکر نئے سرے سے تعمیر ہو۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی۔ میں نے پیارے چچا جان کو لکھا اور ساتھ ہی اُن کے بھائی کی خواہش کا ذکر کیا۔ کتنا پیارا جواب دیا چچا جان نے "بیٹے اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دو۔ فکر نہ کرو" پھر اس میں دل کھول کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

آپ سادہ غذا استعمال کرتے تھے۔ اور سادہ ہی زندگی بسر کی۔ لیکن لباس صاف ستھرا پہننے کے شوقین تھے۔ گھر میں ہر چیز کو صاف اور قرینہ سے پڑی ہوئی دیکھنا پسند کرتے تھے۔ بیوت الذکر کی تعمیر ہو یا کوئی اور تحریک بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر باقاعدہ جاتے تھے۔ اور جلسہ کی ساری کارروائی بڑے شوق و غور سے سنتے۔ خاکسار کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح پیار کرتے تھے۔ اور مجھے اپنے والد صاحب

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمود احمد عاطف

دردِ دل کے واسطے

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ انسانوں سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ وہ انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتا ہے یہی فطرتِ انسانی معاشرہ کی اساس ہے۔ ہمارا دین چونکہ دینِ فطرت ہے اس لئے اس نے بھی ایک معاشرے کا تصور دیا ہے اور واضح طور پر اسے اس دنیا کے تقاضوں کو نبھانے کی تعلیم دی ہے۔

ایک معاشرے کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے جب ہم دین کی طرف نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں چند ایسے اصول نظر آتے ہیں جن کو کسی بھی مثالی معاشرے کے لئے اہم ترین ستونوں سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور جن کے بغیر کوئی معاشرہ بھی امن و آشتی سے پنپ نہیں سکتا۔ ان اصولوں یا ستونوں میں سے آج ہم جس کے بارے میں کچھ کہیں گے وہ سرسری نظر سے تو بالکل عام سا ہے لیکن اگر ذرا گہری نظر سے مشاہدہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ کوئی "جزو" نہیں بلکہ "کل" کہلانے کا حقدار ہے کیونکہ تقریباً تمام بنیادی اصول اس میں مدغم ہیں اور کوئی شخص اس کو حقیقی معنوں میں اس وقت تک نہیں اپنا سکتا۔ جب تک وہ باقی تمام اوصاف جن میں توحید نیک نیتی۔ اخوت۔ ایثار۔ خلوص۔ مساوات وغیرہ شامل ہیں، کو نہ اپنا لے۔ اور یہ بنیادی وصف یا اصول ہے "خدمتِ خلق" کا۔

مفہوم خدمتِ خلق سے مراد ہے کہ صرف اللہ کی رضا کی خاطر مخلوق کی مدد کی جائے۔ قرآن و حدیث میں اس کا قریبی لفظ تعاون ہے۔

وسعت اگرچہ بنیادی اور ظاہری اعتبار سے خدمتِ خلق سے مراد بلا معاوضہ خدمت ہے لیکن اس کا میدانِ عمل بہت وسیع ہے۔ دل کی خیر خواہی سے لے کر میدانِ جہاد میں سر کٹانے تک۔ جانوروں۔ مسکینوں، غریبوں کی مدد کرنے سے لے کر دین کی خاطر قلمی جہاد تک اس میں خدمت کے بیشمار مقام آتے ہیں۔ اگر انسان چاہے تو بیشک وہ کسی بھی پیشے سے وابستہ ہو اس میں وسعت پیدا کر کے خدمتِ خلق کر سکتا ہے۔ یعنی انسان یہ ارادہ کرے کہ خدا نے اسے جن توانائیوں سے نوازا ہے وہ ان میں سے اگر سب نہیں تو کم از کم ایک حصہ مخلوقِ خدا کی خدمت میں لگا دے گا۔ اگر وہ عالم ہے تو علم کو کاروبار نہیں بنائے گا بلکہ روشنی کی طرح پھیلائے گا اگر ایک معالج ہے تو مریضوں کو گاہک نہیں خیال کرے گا بلکہ شفقت۔ نرمی۔ اور جذبۂ ہمدردی کے ساتھ ساتھ ان کے حق میں دعا کو بھی اپنا شعار بنائے گا۔ اگر ایک کاروباری شخص ہے تو کسی کے ساتھ دھوکہ نہیں کرے گا۔ چور بازاری نہیں کرے گا اور ناجائز منافع نہیں لے گا۔ اگر ایک ملازمت پیشہ شخص ہے تو کبھی حقدار کے حق کو غصب نہیں کرے گا۔ یعنی ہر شخص انفرادی طور پر کم از کم یہ ارادہ کرے کہ وہ اپنے فرائض کو پوری دیانتداری سے ادا کرے گا اور ملک کی اقتصادی اور سماجی ترقی میں بھرپور حصہ لے گا۔ تو اس صورت میں بھی وہ براہ راست نہ سہی بالواسطہ طور پر ہی خدمتِ خلق کر سکتا ہے۔ ان تمام امور کو سرانجام دینے کے لئے ہمارے سامنے پیارے نبی کریمؐ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ ان کے بعد خلفائے راشدین کی زندگیاں اور پھر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور صلاح الدین ایوبی جیسے فرماں روا آئے جنہوں نے اپنی زندگیاں قوم کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔

مراتب خدمتِ خلق کا اعلیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ انسان کا دل دوسروں کی خدمت کے لئے اس طرح بیتاب رہے کہ گویا اسے اپنی ہی خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ آ رہا ہے یعنی اپنے وجود اور انا کو دوسروں کی خدمت کے لئے وقف کر دے اور اس جذبہ کے ساتھ اگر وہ راستہ میں سے ایک کانٹا بھی دور کر دے گا تو اس کا صلہ بارگاہِ ایزدی سے جنت کی صورت میں ملے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

"تمہارا کسی بھائی کو دیکھ کر مسکرانا بھی خیرات ہے اور راستہ میں کسی تکلیف دہ چیز کا دور کرنا بھی خیرات ہے۔"

(سیرت النبی از شبلی نعمانی جلد ۵)

اہمیت جیسا کہ آغاز میں بیان کیا گیا ہے کہ خدمتِ خلق کا کام جزو نہیں بلکہ کل ہے اس لئے اسے خصوصی اہمیت دی گئی ہے اور بعض مواقع پر نبی کریمؐ نے اسے مذہب کے دوسرے ارکان پر خاص فضیلت سے نوازا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

"مجھے رمضان بھر کے روزے رکھنے اور اس مہینے مسجد حرام میں بیٹھ کر اعتکاف کرنے سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنے بھائی کی بوقتِ ضرورت امداد کروں۔"

(کنز العمال جلد دوم)

ایک اور جگہ جہاد۔ روزہ اور نمازِ تہجد سے موازنہ فرماتے ہیں کہ

"بیوہ اور غریب کے لئے کوشش کرنے والے کا مرتبہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے اور اس کے برابر ہے جو دن بھر (نفل) روزہ رکھتا ہو اور رات بھر (نفل) نماز پڑھتا ہو۔" (سیرت النبی از شبلی نعمانی جلد ۵)

پھر حضورؐ کا ارشاد ہے کہ

"قوم کے سردار اس کے خادم ہیں"

اس کے ایک معانی ہیں کہ قوم کے سربراہ ہی اس کے خادم ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ حقیقت میں صرف قوم کی خدمت کرنے والے ہی اس قوم کی سرداری کا حق رکھتے ہیں اور جو سب سے زیادہ خدمت کرنے والا ہو اسی کو سب سے بڑے سردار کا رتبہ ملنا چاہیئے۔ اس حدیث میں حکومت کی غرض کو بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگوں کی خدمت کی جائے ورنہ اس کے علاوہ حکومت کا اور کوئی مصرف نہیں اور جو حکومت اس کام کو سرانجام نہیں دیتی یا دے سکتی اسے حکومت کا حق بھی نہیں

پھر حضورؐ فرماتے ہیں کہ

"جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے کا مددگار رہتا ہے جس نے مسلمانوں سے تنگی دور کی اللہ قیامت کے روز اس سے تنگی دور کرے گا۔"

(دلیل الفالحین باب الیقین)

اسی طرح حضرت علیؓ کا قول ہے کہ

"جنت اس شخص کی مشتاق رہتی ہے جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے۔"

(کنز العمال ۲ : ۱۶۱)

چنانچہ مندرجہ بالا احادیث و اقوال سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ خدمتِ خلق کی خدا اور رسول کی نظروں میں کیا اہمیت ہے

شرائط اس خدمت کو حقیقی طور پر سرانجام دینے کے لئے کچھ بنیادی شرائط پر عمل کرنا ضروری ہے جو درج ذیل ہیں

(۱) باقی تمام اعمال کی طرح خدمتِ خلق کا دارومدار بھی نیت کی پاکیزگی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف اور صرف خدا کی رضا مقصود ہو اور کوئی دنیاوی فائدہ یا مشہوری حاصل کرنے کی خواہش نہ ہو۔

(۲) خدمتِ خلق کے لئے صبر و استقامت کا مادہ بہت ضروری ہے جس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ اس کے دوران بہت سے مصائب کے دریا عبور کرنے پڑتے ہیں اور دوسرا مطلب یہ کہ اس کام کو جاری رکھنا، اہم ترین ضرورت ہے تاکہ ضرورت مندوں کی ضروریات ہمہ وقت پوری کی جا سکیں۔ یہ نہ ہو کہ چند روز کیلئے "ہفتہ خدمتِ خلق" منانے کے بعد اس طرف کوئی توجہ ہی نہ دی جائے۔

(۳) خدمت کے لئے ایثار کا جذبہ ایک لازمی چیز ہے جس کے بغیر انسان دل سے خدمت پر مائل نہیں ہو سکتا۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ

"دوسروں کو پانی پلانے والا آخر میں پانی پیئے۔"

مراد ہے کہ اپنی پیاس دبا کر دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دے۔

(۴) حضورؐ نے مدد دے کر احسان جتانے والے کو خسارہ مند بتایا ہے۔ مراد ہے کہ اس کی نیکی اکارت گئی اور گناہ لازم ٹھہرا۔

ثمرات ان کو ہم انفرادی اور اجتماعی حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

انفرادی۔ (۱) انسان جب دوسرے کی تکلیف دور کرتا ہے تو جو دلی سکون اور اطمینان اسے حاصل ہوتا ہے وہ کسی مادی نعمت سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

(۲) انسانوں کے دکھ اور تکالیف دیکھ کر انسان اپنے خالق مالک کا شکر ادا کرتا ہے جس نے اسے بے انتہا دولتوں سے جن میں سرفہرست تندرستی کی دولت ہے سرفراز فرمایا۔

(۳) خدمت کے کاموں میں مصروف رہ کر انسان اس پُرفریب دنیا کی لغویات سے محفوظ رہ کر اپنے وقت کا بہترین استعمال کرتا ہے۔

(۴) ان تمام ثمرات کا نچوڑ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"لوگوں کے دکھ بانٹیں تاکہ آپ کو لقائے الٰہی نصیب ہو۔" (الفضل ۷ دسمبر ۹۱)

اجتماعی۔ ایک مثالی معاشرے کو وجود میں لانے کے لئے عملی تعلیم لازمی ہے اور تصویر کے دونوں رخوں کی طرح ہر معاملے میں دونوں فریقین کو اپنے اپنے فرائض انجام دینے کی تلقین کرتا ہے کیونکہ یہی دوسروں کے حقوق ہیں مثلاً ایک جانب تو محنت کر کے روزی کمانے کی اتنی تعلیم دیتا ہے کہ اسے عبادت کہا گیا ہے تاکہ معاشرے میں دوسروں کے سہارے زندہ رہنے کی حوصلہ شکنی ہو جبکہ دوسری جانب محتاجوں اور سفید پوشوں کی مدد کرنے کی نصیحت کر کے ایک معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے کہ جس میں اوّل تو کوئی محتاج ہی نہ ہو لیکن اگر کوئی حقیقت میں ضرورت مند ہو تو پھر اس کے بھائی باعزت طریق پر جلد از جلد اس کی ضروریات کو پورا کر دیں تاکہ ایک ایسی سوسائٹی وجود میں آئے جس میں اخوت محبت اور امن و آشتی کا دور دورہ ہو اور حقیقت میں وہ معاشرہ ایک بدن کی طرح ہو جائے کہ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچّوں کا کالم

پیارے بچّو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی سے رکھے اور دین کے ہر حکم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیں اُمید ہے کہ آپ میں سے کئی عزیز قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے گئے ہوں گے۔ اور آپ نے وہاں بہت کچھ سُنا ہوگا اور اس سے بھی زیادہ کچھ دیکھا ہوگا۔ لیکن آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جو کسی نہ کسی وجہ سے اس جلسہ میں شرکت کے لئے نہ جا سکے۔

ہماری خواہش ہے کہ آپ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے اپنے ساتھیوں کو وہ تمام باتیں بتائیں جو آپ نے سُنیں اور دیکھیں۔ تاکہ نہ جا سکنے والے بچے بھی جلسہ سالانہ کی برکات سے مزہ اٹھا سکیں۔

۲ - اس جلسہ کے سلسلہ میں ہمارے حضور انور نے ایک خطبہ جمعہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ہم قربانیوں کو جاری رکھیں تو اس جلسہ کے مزے اور اس کی دولتیں اگلی صدی تک قائم رہ سکتی ہیں اور یہ فرما کر حضور نے ہم سب کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے کہ ہمیں قربانیاں کرتے رہنا چاہیئے۔ یہ قربانیاں جماعت کے اتحاد اور اس کی روز افزوں ترقی کے لئے از حد ضروری ہیں۔ اگرچہ بڑوں کی قربانی کا معیار اور ہے اور چھوٹوں کی قربانی کا معیار اور ہے لیکن قربانی بہرحال قربانی ہے۔ اور ہم سب کو کوئی نہ کوئی قربانی کا رنگ اختیار کرنا لازمی ہے۔ ایک دوسرے کی مدد بھی قربانی ہی کا ایک رنگ رکھتی ہے۔ اور آپس میں کوشش کر کے محبت کو قائم رکھنا اور اسے بڑھاتے رہنا بھی قربانی ہے۔

۳ - اگر آپ دل لگا کر پڑھیں اور محنت کر کے دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کریں تو یہ بات بھی جماعت کی ترقی کا باعث ہوگی اور یہ بھی آپ کی طرف سے قربانی ہی میں شمار ہوگی۔ ویسے بھی آپ دیکھیں گے کہ جب آپ دوسروں سے آگے نکلتے ہیں تو آپ کو کتنا مزہ آتا ہے۔

۴ - آپ کو یاد ہے نا کہ ہم آپ سے کئی دفعہ کہہ چکے ہیں کہ آپ اپنے امتحانات کے نتائج کے متعلق ہمیں ضرور لکھا کریں۔ صرف کامیابی ہو یا نمایاں کامیابی ہو جو بھی صورت ہو آپ ہمیں لکھیں جب ہم آپ کی کامیابی کی دوسروں کو اطلاع دیں گے تو وہ آپ کے لئے دعا کریں گے۔

۵ - کبھی کوئی مضمون بھی لکھیں مضمون ہو، کہانی ہو، لطیفہ ہو۔ مقصد یہ ہے کہ آپ لکھیں۔ یہ کالم تو آپ کا کالم ہے۔ اپنی تعلیم کے متعلق۔ اپنی کھیلوں کے متعلق۔ اپنے سکول کے متعلق۔ اپنے اساتذہ کے متعلق۔

۶ - حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے کے لئے والدین کو چاہیئے کہ جب بھی کوئی چیز گھر میں لائیں۔ گھر کے استعمال کی ہو یا کھانے پینے کی۔ تو بچّوں کو بتائیں کہ یہ چیز ہمیں اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ عزیز بچّو! آپ کے والدین بھی آپ کو یہ بتائیں گے اور آپ بھی اپنے دوستوں کو اور سہیلیوں کو بتاتے رہیں کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی نے دیا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

گھر سے تو کچھ نہ لائے تیری ہی سب عطا ہے

سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے وہ تو کرتا ہی ہے لیکن ہمیں اس کا احساس ہونا چاہیئے۔ اور ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

۷ - اگر ہم آپ سے پوچھیں کہ آج اور آنے والے کل میں کیا فرق ہے تو شاید آپ میں سے بہت سے بچے کہیں گے کوئی فرق نہیں یا کہیں کہ ابھی کیا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک بات تو ابھی کہی جا سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارا کل (آنے والا) آج سے بہتر ہونا چاہیئے۔ ایمان والوں کی یہی شان ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ آج بھی اچھا ہو لیکن کل آج سے بھی اچھا ہو۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار نے پتہ میں تبدیلی یا درستی کروانا ہو تو اپنے خریداری نمبر کے حوالہ سے تحریر فرمائیں۔ پتہ صاف ہونا چاہیئے تاکہ تعمیل کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ نیز اپنے ڈاک خانہ کے پوسٹ کوڈ نمبر سے بھی آگاہ فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

بقیہ: ص۴ سے آگے

اور جامع تعارف تو تمام مقامی زبانوں کے اندر وسیع پیمانے پر عام کر دیا جائے۔ تاشقند یونیورسٹی کے اندر اردو زبان کے شعبے میں ہر سال تقریباً دس افراد اردو زبان میں پڑھنے اور لکھنے کی مہارت حاصل کر کے فارغ ہوتے ہیں تاشقند ریڈیو کی اردو سروس میں تقریباً آٹھ ایسے مقامی آدمی کام کرتے ہیں جو بڑی روانی کے ساتھ اردو بولتے ہیں۔ یونیورسٹی نے پچھلے دس برسوں کے دوران سو کے قریب ایسے مقامی آدمی پیدا کئے ہیں جنہیں اردو زبان پر پوری گرفت حاصل ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۶ جنوری ۱۹۹۲ء)

بقیہ: ص۵ سے آگے

ی جدائی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ ہر طرح کی دلجوئی کیا کرتے تھے۔

پیارے چچا جان نے ایک بیوہ اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ چاروں بھائی جہاں دنیاوی عہدوں پر فائز ہیں وہاں بفضلِ خدا جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور جماعتی عہدوں پر بھی کام کرتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے چچا جان کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت میں جگہ عطا فرمائے۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

جس کا اگر ایک حصہ معمولی سی تکلیف میں ہو تو سارا بدن اس کی تکلیف میں برابر کا شریک ہوتا ہے اور یہی وجہ تخلیقِ آدم بھی قرار دی گئی ہے

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۰۴ میں ناہید کشور زوجہ سعید احمد سہیل قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/۱۲ یوسف کالونی دارالرحمت غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۶-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۶ تولہ مالیتی -/۱۸۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ناہید کشور زوجہ سعید احمد سہیل ۴/۱۲ یوسف کالونی دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشیر احمد شاہد وصیت نمبر ۱۹۶۱۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خواجہ محمد امین مسل نمبر ۲۸۰۳۰۔

مسل نمبر ۲۸۳۰۵ میں صفیہ بیگم زوجہ منیر احمد انور قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۵ دارالیمن وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۵ تولہ ۸ ماشہ مالیتی -/۲۰۴۰۰ روپے (۲) پرانی سلائی مشین مارٹل

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ سندھی لیڈر جی ایم سید کے خلاف کارروائی جام حکومت کا اپنا فیصلہ ہے۔ یہ صرف پروپیگنڈہ ہے کہ یہ کارروائی وفاقی حکومت کے اشارے پر ہوئی ہے۔ حکومت سندھ ملک دشمنوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی محب وطن ملک کے دشمن جی ایم سید کے ساتھ کسی قسم کی رعایت کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

○ گورنر ہاؤس لاہور کے سامنے علی الصبح پولیس نے فائرنگ کرکے ایک شہری کو ہلاک کردیا اور ۴ زخمی ہوگئے۔ مبینہ طور پر پولیس زخمیوں کو رائفلوں کے بٹ مارتی رہی زخمی وہاں پڑے رہے مگر پولیس نے انہیں نہ اٹھایا۔ بعد میں شہریوں کے اکٹھے ہونے پر احتجاج ہوا تو پولیس وین انہیں ہسپتال چھوڑ آئی کوئی پولیس والا واقعہ کی وضاحت کے لئے تیار نہیں ہے۔

○ امریکہ کے چیف آف نیول سٹاف جو پاکستان کے دورہ پر آئے ہیں اپنے دورہ کے دوران کوئی سیاسی بات چیت نہیں کریں گے ان کا دورہ خالصتاً فوجی امور پر تبادلہ خیال کے لئے ہوگا۔ مغربی ذرائع نے اخبارات کو بتایا ہے کہ پاکستان کے ساتھ ایٹمی پروگرام کے بارے میں امتیازی سلوک کا الزام درست نہیں ہے۔

○ گورنر ہاؤس کے سامنے بے گناہ شہریوں پر فائرنگ کے سانحہ پر معری شاہ کے ہزاروں افراد احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر آگئے۔ انہوں نے سرکلر روڈ اور اس سے ملحقہ علاقوں میں شدید احتجاج کیا۔ ۵ گھنٹے تک یہ علاقہ میدان جنگ بنا رہا۔ مشتعل ہجوم نے زبردست توڑ پھوڑ کی اور ریلوے ٹریک پر قبضہ کرکے ریل گاڑیوں کی آمدورفت بھی معطل کردی ایک ریلوے انجن اور ایک ریل گاڑی پر بھی پتھراؤ کیا۔ اور ایک موریا پل کے اوپر ریلوے لائن پر رکاوٹیں کھڑی کردیں۔ مظاہرین "وردی میں قاتل" مردہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ مظاہرین نے ۹ گھنٹے ٹریفک معطل رکھی۔

○ ڈسکہ میں اغوا ہونے والے کونسلر کی بازیابی کے لئے شہریوں نے مظاہرہ کیا۔ ٹریفک کا نظام درہم برہم کردیا گیا۔ پولیس نے مالکوں اور مزدوروں کو کارخانوں سے نکال کر تشدد کیا۔ بعد ازاں ایم پی اے نے یقین دہانی کرائی کہ آج مغوی کونسلر نذیر احمد بھٹی کو دفتری اوقات میں پولیس کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

○ سابق وفاقی وزیر جہانگیر بدر کو ریفرنس واپس بھجوانے کے خلاف حکومتی اپیل پر دوبارہ سماعت شروع ہوگئی ہے۔

○ جمعیت العلمائے اسلام نے مولانا اعظم طارق کو جھنگ سے قومی اسمبلی کا امیدوار نامزد کردیا ہے۔

○ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے جی ایم سید پر غداری کے الزام میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کردیا ہے وہ پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کے مرتکب ہیں۔ قرارداد ۱۵ کے مقابلے میں ۲۸ ووٹوں سے منظور ہوئی۔ اے این پی کے اراکین نے قرارداد کی مخالفت کی۔

○ بھارت نے سندھ کی سرحد پر مزید فوج جمع کردی ہے۔ سرحد پر پانچ میل کے علاقے میں کرفیو نافذ ہونے کی خبریں بھی ملی ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے حکمران ملک چاہتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ حکمران ملک چاہتے ہیں تو سندھ حکومت کو برطرف کیوں نہیں کیا جاتا؟

○ حکومت کے خلاف احتجاجی مہم چلانے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔ جلسے جلوس پنجاب سے شروع کئے جائیں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے آل پارٹیز کانفرنس میں انکشاف کیا ہے کہ حکومت سے رابطے کی باتیں محض افواہیں ہیں جو حکومت جان بوجھ کر پھیلا رہی ہے آل پارٹیز کانفرنس میں ۳۵ نمائندوں نے شرکت کی۔

○ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ایک نوجوان نے صدر کے رویّہ کے خلاف احتجاجاً جل مرنے کی کوشش کی جسے ناکام بنا دیا گیا۔ یہ نوجوان معذور ہے۔

○ وفاقی حکومت نے آزاد کشمیر کو منگلا ڈیم کی رائلٹی دینے سے انکار کر دیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ فرانس میں مسافر بردار طیارہ تباہ ہو جانے سے ۸۷ افراد ہلاک ہوگئے۔ جہاز میں ۹۶ مسافر تھے۔ ۹ زندہ بچ گئے سٹراس برگ جانے والا طیارہ منزل سے پانچ منٹ قبل تباہ ہوگیا بچ جانے والوں کو شدید سردی میں پانچ گھنٹے تک امدادی ٹیم کا انتظار کرنا پڑا۔ جہاز سے آخری وقت تک کسی فنی خرابی کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

○ بھارت نے بنگلہ دیش کے دو جزیروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ بھارتی فوج کے حملہ کرکے ان جزیروں پر آباد سینکڑوں بنگلہ دیشی باشندوں کو نکال کر مال و اسباب لوٹ لیا اور جزیروں پر ہتھیاروں کے انبار لگا دیئے گئے۔ یہ خبر وائس آف جرمنی نے دی ہے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں لیبیا سے کہا گیا ہے کہ وہ پان ایم کے طیارے کی تباہی کے ذمہ دار دو افراد کو برطانوی حکومت کے حوالے کر دے اور فرانسیسی طیارے کی تباہی کے معاملے میں تحقیقات میں تعاون کرے۔

○ لیبیا نے اقوام متحدہ کی مندرجہ بالا قرارداد کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اس معاملے کو عالمی ثالثی کے ذریعے حل کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔

○ بچوں کے سامنے اپنی بے عزتی اور مار پیٹ کا بدلہ لینے کے لئے کشمیریوں نے سپاہیوں سے ہتھیار چھین لئے اور انہیں گلیوں میں گھسیٹتے رہے۔ ۱۰ کو ہلاک کر دیا۔

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

میں آئی۔ قبر کی تیاری کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولوی صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اپنی رحمت سے درجات قرب عطا فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۷ سے آگے

سنہ ۸۲ء مالیتی ۷۰۰/- روپے۔ (۳) ایک سیٹ چاندی کا ۵۰۰/- روپے (۴) نقد ۱۰،۰۰۰/- روپے۔ (۵) حق مہر ۳۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صفیہ بیگم زوجہ منیر احمد انور ۳۵/ے دارالیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اسماعیل اسلم وصیت نمبر ۴۴۶۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار میجر برکت علی ۶/۶ دارالیمن وسطی ربوہ۔

کیور ٹیو سسٹم سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟ لٹریچر مفت

ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان